واقعی اور صحیح دائرے میں پاتا ہے۔اور اسلام کی عملی اور تطبیقی زندگی پر فخر محسوس کرتا ہے۔کیونکہ اسلام میں تمام تربیتی مسائل کا بہتر حل موجود ہے۔ایک نوجوان اللہ کے نبی ﷺ کے پاس بدکاری کی اجازت لینے کے لیے آیا تو آپ ﷺ نے اسے واقعی انداز میں سمجھایا تو وہ سمجھ گیا اور بدکاری سے باز آیا۔''

حضرت امامہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے نبی مجھے بدکاری کی اجازت دیجئے۔اس پر لوگ اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ڈانٹ پلائی۔اللہ کے نبی ﷺ نے اس کو اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا: ''کیا تم یہ کام اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں ،اللہ کی قسم ہرگز نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگ بھی یہ کام اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کرتے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ کام اپنی بہن کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں ،اللہ کی قسم ہرگز نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگ بھی یہ کام اپنی بہنوں کے لیے ناپسند کرتے ہیں۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم یہ کام اپنی پھوپھی کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں ،اللہ کی قسم ہرگز نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگ بھی یہ کام اپنی پھوپھیوں کے لیے پسند نہیں کرتے۔آپ ﷺ نے پھر پوچھا یہ کام اپنی خالہ کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے کہا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں ،اللہ کی قسم ہرگز نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو لوگ لوگ بھی یہ کام اپنی خالاؤں کے لیے پسند نہیں کرتے۔پھر اللہ کے نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور دعا کی'' اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما،اس کا دل صاف کردے ،اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔(کہتے ہیں) اس کے بعد یہ نوجوان اس طرح کے غلط کام کی طرف مڑ کے بھی نہیں دیکھتا تھا۔[مسند احمد ۵/ ۲۵۶_۲۵۷]

یہ دونوں واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ مسئلہ کا واقعی حل اور مناسب علاج تجویز فرماتے تھے جس سے انسان کے دل میں نیکی کے ساتھ گہری محبت پیدا ہو جاتی اور عمل کے لیے آمادہ ہو جاتا اور برائی کے ساتھ نفرت پیدا ہو جاتی اور اس سے باز آجاتا۔

حقیقت حال یہ ہے کہ شریعت کسی اچھائی کا حکم کرتی ہے،تو واقع الامر میں فطرت انسانی بھی اسے پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔اور کسی برائی سے نہیں روکتی؛ مگر فطرت اس کو ناپسند کرتی ہے۔﴿ فِطْرَتَ اللهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ﴾ [الروم : ۳۰] ''اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ،اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں ،یہی سیدھا دین ہے۔''

(جاری ہے)

فقہ الحدیث

جرابوں پر مسح

تصنیف: ڈاکٹر ثناء اللہ باقر (التراث ۱۸ ص ۳۵-۴۲، ۱۹ ص ۲۵-۲۷، ۲۰ ص ۲۶-۲۸)

تلخیص و اضافہ: عبدالوہاب خان

(۱) عن المغيرةِ بن شعبة ﷜ "أنّ رسولَ اللهِ ﷺ مسحَ على الجوربينِ والنعلينِ" رسول اللہ ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔" [سنن أبي داؤد ح:۱۵۹، جامع الترمذي ح:۹۹، سنن النسائي ح:۱۲۵، سنن ابن ماجه ح:۵۵۹، صحيح ابن حبان ح:۱۳۵۳، صحيح ابن خزيمة ح:۱۹۸] **اس حدیث کو امام ترمذیؒ، ابن حبانؒ، ابن خزیمہؒ، ابن حزمؒ، ابن دقیق العیدؒ، جمال الدین القاسمیؒ، أحمد شاکرؒ، علامہ البانیؒ وغیرہ بہت سے محقق علماء و محدثین نے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔**

(۲) عن بلال بن رباح ﷜ قال: "كانَ رسولُ اللهِ ﷺ يمسحُ على الخفينِ والجوربينِ" اللہ کے رسول ﷺ موزوں اور جرابوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔" [المعجم الكبير للطبراني ح:۱۰۶۱، ۱۰۶۳]

اس کی دو اسانید ہیں اور ان میں یزید بن أبی زیادؒ، ابن أبی لیلیٰؒ اور أعمشؒ پر تدلیس کا اعتراض ہے۔ ان اعتراضات کا جواب امام ذہبیؒ، ابن حجرؒ اور مبارک پوریؒ وغیرہ نے دیا ہے۔ ان کی تحقیق کے مطابق پہلی سند صحیح اور دوسری سند ضعیف ہے، مگر اس سے حدیث کو تقویت ملتی ہے۔

(۳) عن ثوبان ﷜ مولیٰ رسولِ اللهِ ﷺ قال: "بعث رسولُ اللهِ ﷺ سريةً فاصابهم البردُ فلمّا قدمُوا على رسولِ اللهِ ﷺ أمرَهم أن يمسحُوا على العصائبِ والتساخينَ" "رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا، تو انہیں سردی لگی۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس پہنچے، تو آپ ﷺ نے انہیں پٹیوں اور پائتابوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔" [أحمد ۵/۲۷۷، سنن أبي داؤد ح:۱۴۶، السنن الكبرىٰ للبيهقي ۱/۶۲، المستدرك ۱/۱۶۹، شرح السنة ح:۲۳۳] اس حدیث کو امام حاکمؒ اور ابن حجرؒ نے صحیح کہا ہے۔ [اتحاف المهرة ح:۲۴۸۲]

(۴) عن أبي موسىٰ الأشعري ﷜: "أنّ رسولَ اللهِ ﷺ توضأ ومسحَ على الجوربينِ والنعلينِ" "بیشک رسول اللہ ﷺ نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔" [ابن ماجه ح ۵۶۰، السنن الكبرىٰ للبيهقي،

شرح معاني الآثار للطحاوي] اس حدیث کی سند حسن ہے۔اور دوسری احادیث کی تائید سے صحیح کے درجے تک پہنچتی ہے۔

[الجوهر النقي ۱/ ۲۸۴، الدراية ص:۸۲، تحفة الأحوذي ۱/ ۳۳۳، تهذيب التهذيب ۸/ ۱۸۹]

جرابوں اور جوتیوں پر مسح: بعض احادیث میں موزے یا جراب کے ساتھ ''جوتوں'' پر مسح کا بھی ذکر آیا ہے۔اس کی وضاحت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی مبارک جوتی کی کیفیت بھی سمجھ لینا ضروری ہے۔خادم نبوی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

''**كانت نعلُ رسولِ اللهِ ﷺ لها قبالانِ**''[البخاري اللباس ح:۵۸۵۷] ''رسول اللہ ﷺ کی جوتی کے دو تسمے تھے۔'' یعنی آپ ﷺ کا مبارک جوتا لکڑی کا کھڑاؤں تھا، جس پر دو (باریک چرمی) پٹیاں لگی ہوئی تھیں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ وضو کے دوران کھڑاؤں کو اتارے بغیر جرابوں پر مسح فرماتے تھے۔اس طرح آپ ﷺ کی مبارک انگلیاں جرابوں پر کھینچتی ہوئی جوتے کی پٹیوں پر سے بھی گزرتی تھیں۔ **واللہ اعلم**

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول وعمل:

(۱) **حضرت عمر فاروق** رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن وضو کرتے ہوئے اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔[مصنف ابن أبي شيبة :كتاب الطهارة باب المسح على الجوربين]

(۲) **حضرت علی مرتضیٰ** رضی اللہ عنہ نے پیشاب کے بعد وضو کرتے ہوئے اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھی۔'' [مصنف عبدالرزاق ح:۷۷۳، مصنف ابن أبي شيبة ح:۹، ۱۰، ۱۵]

(۳) **حضرت عبد اللہ بن مسعود** رضی اللہ عنہ اپنے موزوں پر مسح کرتے اور اپنی جرابوں پر بھی مسح کیا کرتے تھے۔''

[مصنف عبدالرزاق ح:۷۸۱]

(۴) **حضرت سعد بن أبي وقاص** رضی اللہ عنہ جرابوں پر مسح کو جائز سمجھتے تھے۔''[مصنف ابن أبي شيبة ح:۱۳]

(۵) **حضرت ابو مسعود عقبۃ بن عمرو** رضی اللہ عنہ بالوں سے بنی ہوئی جرابوں پر اور جوتوں پر بھی مسح کرتے تھے۔

[مصنف عبدالرزاق ح:۷۷۴، مصنف ابن أبي شيبة ح:۱۸]

(۶) **حضرت عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنہ کہتے تھے: ''جرابوں پر مسح کرنا موزوں پر مسح کرنے کی طرح (جائز) ہے۔''

[مصنف عبدالرزاق ح:۷۷۶، ۷۸۲]

(۷) **حضرت انس بن مالک** رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا جرابوں پر مسح کیا جاسکتا ہے؟ جواب دیا: ''ہاں موزوں کی

طرح ان پر بھی مسح ہوسکتا ہے۔'' [السنن الكبرى كتاب الطهارة باب المسح]

(۸) حضرت أبو أمامة صدي بن عجلان الباهلیرضی اللہ عنہ اپنی جرابوں پر مسح کرتے تھے۔'' [مصنف ابن أبي شيبة]

(۹) حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ نے وضو میں اپنی جرابوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔'' [مصنف ابن أبي شيبة ، سنن البيهقي]

(۱۰) حضرت سهل بن سعد رضی اللہ عنہ نے جرابوں پر مسح کیا۔'' [شرح السنة ح:۲۳۶]

(۱۱) حضرت عبدالله بن عباس رضی اللہ عنہ

(۱۲) حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ

(۱۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

(۱۴) حضرت عبدالله بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ

(۱۵) حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ: إمام أبوداؤدؒ اور إمام ابن المنذرؒ نے بیان کیا:

''جرابوں پر مسح ان تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قولاً یا عملاً منقول ہے۔''

[سنن أبي داؤد بعدحديث ۱۵۹، المحلى ۱/۳۹۴ بحواله الأوسط لابن المنذر فتاوى نذيريه ۱/۱۹۳-۱۹۷]

اتفاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

جرابوں پر مسح کے جواز میں کسی بھی صحابی کا اختلاف منقول نہیں ہے۔ علامہ ابن قدامہؒ نے امام ابن المنذرؒ کے حوالے سے اس مسئلے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ''اجماع'' نقل کیا ہے۔ [المغني ۱/۲۹۶]

تابعین عظامؒ کا قول وعمل:

تابعین کرامؒ میں سے سید التابعین سعید بن المسیبؒ، سعید بن جبیرؒ، عطاء بن أبی رباحؒ، نافع مولیٰ ابن عمرؒ، إبراهيم نخعیؒ، حسن بصریؒ، أعمشؒ اور خلاس بن عمروؒ وغیرہ سے جرابوں پر مسح کا جواز قولاً وعملاً منقول ہے۔

مشہور فقہائے امت:

(۱) إمام أبو حنيفةؒ کافی عرصہ مسح کے لیے جرابوں کے تلوے پر چمڑا ہونے کی شرط لگاتے رہے۔ آپؒ کے شاگرد

قاضی ابو یوسفؒ اور امام محمد بن حسن شیبانیؒ اس شرط میں آپؒ کی مخالفت کرتے تھے۔ آخری عمر میں امام صاحبؒ نے اپنے قول سے رجوع کیا۔" [الهداية ص ٣٧، حاشية الطحاوي ح ٦٩، البحر الرائق ١/١٦٥، نور الإيضاح ح:٥، شرح معاني الآثار ١/٧١، فتاوی تاتارخانيه ١/٢٦٦، فتح الملهم ١/٤٣٣، بدائع الصنائع ١/٨٣] "آخری عمر میں امام ابوحنیفہؒ نے اپنے قول سے رجوع کر کے عام جراب پر مسح کیا۔" [جامع الترمذی بعد ح:٩٩ تحقيق أحمد شاكرؒ]

(٢) إمام مالکؒ (ایک روایت)، **ابن القاسمؒ** اور **ابن عبدالبرؒ** جراب پر مسح کو جائز قرار دیتے ہیں۔ [المدونة الكبرى ١/٤٠، الكافي ١/١٧٨]

(٣) إمام شافعیؒ جراب پر مسح کو جائز کہتے ہیں۔ [كتاب الأم ١/٤، المجموع ١/٢٢٦]

(٤) إمام أحمد ابن حنبلؒ جراب پر مسح کو درست قرار دیتے ہیں۔ [مسائل الإمام أحمد ص ١٧، المغني ١/٣٧٣، الإنصاف ١/١٧٩، كشاف القناع ١/١٢٥]

مسح کے لیے جراب کے شرائط: [1] جراب کی ساخت

(١) **رسول اللہ ﷺ** کے علاوہ **أمیر المؤمنین عمر فاروق** رضی اللہ عنہ، **أمیر المؤمنین علی** رضی اللہ عنہ سمیت کسی بھی صحابی سے مسح کے لیے جراب سے متعلق کوئی شرط منقول نہیں۔ اسی بنیاد پر **إمام إسحاق بن راھویہؒ** اور **إمام داؤد ظاھریؒ** وغیرہ کے نزدیک ہر قسم کی جراب پر مسح کرنا درست ہے۔

(٢) إمام مالکؒ اور **شافعیؒ** کے نزدیک جراب کا "موٹی ہونا" اور "تلوے پر چمڑا لگا ہونا" ضروری ہے۔

(٣) احادیث شریفہ اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی شرط ثابت نہ ہونے کی وجہ سے متأخر علماء کے عائد کردہ شروط کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ البتہ دورِ نبوت میں جرابیں جس قسم کی ہوتی تھیں، ان پر مسح جائز ہے۔

ہمارے زمانے میں انتہائی باریک، شفاف اور جالیدار قسم کی جرابیں مارکیٹ میں آئی ہیں؛ ان پر مسح نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بہت باریک یا ناقص لباس پہننے والی خواتین کو "ننگی" قرار دیا ہے۔ [صحيح مسلم اللباس باب النساء الكاسيات عن أبي هريرة رضي الله عنه]

لہٰذا نہایت باریک لباس شرعاً کالعدم ہے۔ پیر دھونے کے حکم قرآنی کی بنیاد پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت اہل سنت والجماعت کے نزدیک ننگے پاؤں پر مسح کرنا حرام ہے۔ لہٰذا پاؤں کا موزے یا جراب میں چھپنا ضروری ہے۔ **واللہ أعلم**